نمبر ۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۸ء مطابق ۳ محرم ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۲

لنگر خانہ کی ضروریات

لنگر خانہ کی ضروریات کسی حال میں قوم کی نظر سے باہر نہیں رہنی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ کے قایم کردہ سلسلہ کی شاخہائے اشاعت میں لنگر خانہ کی شاخ ایک اہم شاخ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق خود یہ تحریر فرمایا ہے کہ

تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں پھر اس سلسلہ کے مفاد پر حضور نے فرمایا ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جوابات میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور موثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور پر بلکہ قلمبند ہو کر شایع کیا گیا باقی جسقدر مقالات انبیاء ہیں وہ اپنے اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے

پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ عاجز اس سلسلہ کے قایم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جاوے

غرض

حضرت مسیح موعودؑ نے یہ شاخ دور سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر قایم کیا ہے اور اس سلسلہ میں دن بدن ترقی کا ہونا ایک زبردست نشان ہے جو آپ پر بطور پیشگوئی ایسے وقت میں وحی ہوا جب کہ آپ کو قادیاں سے باہر کوئی جانتا بھی نہ تھا۔

وسع مکانك یأتون من کل فج عمیق اور لاتصعر لخلق الله ولاتسئم من الناس

کے الہامات کثرت سے آنیوالی مخلوق کی خبر پہلے سے دے چکے ہیں پس یہ سلسلہ بڑھیگا اور ہر روز بڑھ رہا ہے اگرچہ یہ سچ ہے کہ اس کا متکفل وہی رب العالمین ہے مگر مبارک ہونگے وہ لوگ اور پاک ہونگے وہ اموال جو اس راہ میں خرچ کرنے کے لئے طیار ہونگے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے خرچ ہونگے۔

قحط سالی کیوجہ سے اخراجات کا بڑھ جانا یقینی امر ہے اور اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ جو تحریری خدمت اسلام کی کر رہے ہیں یعنے تالیفات اور تصنیفات کا سلسلہ شروع ہے اس نے بھی اخراجات کو بڑھا دیا ہے۔ ایسی حالت اور صورت میں ضرورت ہے اس امر کی کہ بہت جلد قوم توجہ کرے اور حضرت اقدسؑ کے راہ میں ان افکار کو آنے نہ دے آجکل تالیفات کے صیغہ میں ہی دو سو روپیہ ماہوار سے زاید کا خرچ بڑھ رہا ہے۔ احمدی انجمنیں توجہ کریں۔ اور جسقدر جلد ممکن ہو معقول روپیہ ان اغراض سلسلہ میں بھیجا جاوے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے کام تو ہوکر رہیں گے۔ افسوس ہوگا ان پر جنہوں نے وقت پایا اور خرچ کی توفیق نہ پائی۔

یاد رہے کہ لنگر خانہ اور حضرت اقدسؑ کی تصنیفات کے سلسلہ میں کل رقوم

براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام آنی چاہئیں۔

مکتوبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک صحیفہ گرامی درج کیا جاتا ہے۔ جو سولہ سال سے زیادہ کا عرصہ کا لکھا ہوا ہے اس کے مطالعہ سے پڑھنے والوں کا ایمان تازہ ہوگا۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی محبی اخویم مرزا خدا بخش صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے بطور ہمدردی دین تحریر فرمایا ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے موجب ثواب واجر ہے۔ ہر ایک شخص جو اصلاح خلق اللہ کے لئے مامور من اللہ ہو۔ وہ طبعاً اور فطرتاً اپنے اندر یہ جوش رکھتا ہے۔ کہ ہردم اور ہر وقت خداتعالیٰ سے خواستگار ہو کہ جو لوگ اس کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوگئے ہیں اور سچے دل سے اس کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوچکے ہیں ان کی اندرونی غلاظتیں اور دلی ظلمتیں دور ہوجائیں لیکن نور سے ظلمت کی طرف اور ضلالت سے ہدایت کی طرف کھینچنا یہ خاص خداتعالیٰ کا فضل ہے اور بشر کی طاقت نہیں کہ خود بخود کسی مردہ دل کو زندہ کرسکے جب تک بالائی طاقت اس کو زندگی نہ بخشے۔ اکثر لوگ خداتعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کے بارے میں یہ معیار اور محک بنانا چاہتے ہیں۔ کہ ان کی متبعین کی حالت کو دیکھیں کہ کہاں تک وہ محبت اور اطاعت الٰہی میں ترقی کرگئے ہیں اور اگر ایسے خدارسیدہ متبعین نہ پاویں تو بلا توقف یہ فیصلہ کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ کہ وہ شخص متبوع برکات روحانیہ سے خالی ہے۔ حالانکہ یہ ان کی پرلے درجے کی غلطی ہے۔ وہ بوجہ اپنی بے بصیرتی کے ایسا خیال کر بیٹھتے ہیں۔ کہ گویا نورانی اشخاص کے لئے یہ امر لازم غیر منفک ہے۔ کہ ان کا نور خواہ نخواہ ہر ایک طبع اور استعداد میں سرایت کرے۔ حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے جسمانی طور پر بھی اگر دیکھا جاوے تو جس قدر منور اجرام آسمان کی فضا میں پائے جاتے ہیں۔ وہ ہر ایک آنکھ کو روشنی نہیں بخش سکتی جب تک کہ آنکھ میں فطرتی طور پر روشنی قبول کرنے کا مادہ نہ ہو مثلاً شب کور اور تمام ایسے لوگوں کو جو آنکھ کے اندھے ہوں آفتاب کے وجود پر کوئی اعتراض وارد نہیں سکتا۔ اگرچہ یہ بات سچ ہے۔ کہ نورانی لوگوں کی صداقت اور راستبازی اسی بات پر منحصر ہے کہ ان کے نور سے عموماً تاریک خیال لوگ منور ہوجائیں۔ تو پھر بعض انبیاء پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ جن کے فیض صحبت سے بہت کم لوگ ہدایت یاب ہوئے ہیں۔ بلکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بہت سے نبی ایسے بھی گذرے ہیں کہ جن کے ہاتھ سے ایک شخص بھی ہدایت یاب نہیں ہوا اللہ جلشانہ نے حضرت لوط ع کا قصہ بھی یہی نمونہ دکھلانے کے لئے قرآن کریم میں درج فرمایا ہے۔ کہ باوجودیکہ حضرت لوط ع سچے نبی اور موید بتائید الٰہی تھے۔ مگر تب بھی ان کی قوت قدسیہ کا ایک ذرہ اثر ان کی قوم پر نہ پڑا۔ بلکہ سخت اور نہایت مکروہ اور ناگفتنی فواحش میں وہ مبتلا رہے اور اسی میں جانیں دیں یہاں تک کہ حضرت لوط ع کی بیوی بھی باوجود اس کے کہ ایسے پاک باطن اور مقدس رسول سے اس کا ایک خاص تعلق تھا معصیت اور نافرمانی سے بچ نہ سکی اسی کے قریب قریب حضرت نوح ع علیہ السلام کا حال ہے جو نو سو برس تک برابر دعوت حق کرتے رہے مگر بجز معدودے چند کے اور تمام لوگ حتیٰ کہ ان کا ایک بیٹا بھی عذاب طوفان میں مبتلا ہوکر داخل جہنم ہوئے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب اور صحبت یافتہ لوگوں کا حال دیکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کسقدر ان کے فسق وفجور اور معاصی اور نافرمانیاں بیان کی گئی ہیں یہاں تک کہ وہ باوجود ایک رسول کے صحبت یاب ہونے کے ہر ایک زمانہ کے بدمعاشوں اور اوباشوں کا ننگ معلوم ہوتے ہیں اور پھر حضرت مسیح ع کے حواری جن کے مثیل ہونے کے لئے یہ عاجز مامور کیا گیا ہے۔ غور کرنے کی جگہ ہے انجیلوں سے یہ ایک تاریخی ثبوت ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ع پر ان کی کل زمانہ رسالت میں بیاسی آدمی ایمان لاکر ان کے خاص دوستوں اور مصاحبوں اور دن رات کے رفیقوں میں داخل ہوئے تھے۔ ازانجملہ ستر آدمی ایک ابتلا کے وقت ان کی بیعت ——— اور اطاعت سے دست بردار ہوکر اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے اور پھر مدت العمر بداعتقادی کے ساتھ انہوں نے عمر بسر کی باقی رہے بارہ حواری ان کا یہ انجام ہوا کہ ایک ان میں سے یہودا سکریوطی نام جسکو بہشت کے بارھویں تخت کا وعدہ بھی دیا گیا تھا۔ یہودیوں کے مولویوں فقیہوں سے تیس ۳۰ روپیہ رشوت لیکر اس جرم کا مرتکب ہوا۔ کہ اپنے آقا اور رسول کو ان کے ہاتھ میں پکڑوا دیا اور آخر بے ایمان ہوکر مرا اور ازانجملہ ایک حواری میاں پطرس جس کی نسبت حضرت مسیح کی یہ پیشگوئی تھی کہ پطرس ایسا مقرب الٰہی آدمی ہے کہ جسکے ہاتھ میں بہشت کی کنجیاں ہیں جسکو بہ لئے چاہیئے بہشت کے دروازے کھولدے اور جسپر چاہیئے دروازہ بند کر دے لیکن اس کا حال انجیل میں لکھا ہے۔ وہ بھی یہودا اسکریوطی کے حال سے کچھ کم نہیں بلکہ اگر سوچ کر دیکھو تو زیادہ ہے۔ کیونکہ یہودا نے گو رشوت تو لی۔ مگر زبان سے انکار نہ کیا۔ مگر اس شخص نے تین مرتبہ زبان سے انکار کیا۔ بلکہ تیسری دفعہ حضرت مسیح کی طرف جو سامنے کھڑے تھے اشارہ کر کے بلند آواز سے کہا۔ کہ میں اس شخص پر لعنت بھیجتا ہوں اور باقی دس حواری جو تھے۔ وہ خوف کے مارے ایسے بھاگے اور ان کو اسبات کی ذرا پرواہ نہ رہی کہ ہمارا مقتدا اور رسول گرفتار کیا گیا ہے۔ ہمیں اگر زیادہ نہیں تو دو تین منٹ ہی صبر کرنا چاہیئے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح کے ہدایات کی کیا تاثیر ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ بات تو تاریخی طور پر مسلم اور انجیل سے بھی ثابت ہے۔ کہ یہودیوں کے مولویوں اور فقیہوں اور عالموں فاضلوں میں ایک شخص بھی حضرت مسیح پر ایمان نہیں لایا تھا۔ صرف یہود کے ان پڑھ اور امی اور ناخواندہ مچھوے ایمان لائے تھے لیکن افسوس کا مقام تو یہ ہے۔ کہ وہ بھی اپنے ایمان پر ثابت قدم اور مستقیم نہ نکلے اور قابل شرم سوانح چھوڑ گئے پھر کیا ہم ان سوانح پر نظر ڈال کر حضرت مسیح ع یا کسی دوسرے کو برکات روحانیہ سے نعوذ باللہ خالی سمجھ سکتے ہیں۔ ماسوا اس کے ہمارے سید ومولا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر نظر ڈالنی چاہیئے کہ مکہ کے تیرہ برس میں کس قدر لوگ مشرف باسلام ہوگئے تھے۔ اگرچہ جہاد اور جنگ کے زمانہ میں تو اسقدر لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے جن کا شمار کرنا مشکل ہے سو اکثر ان میں وہی تھے۔ جو اسلام کا غلبہ دیکھکر اور سیف وسنان کی چمکار ملاحظہ کر کے مشرف باسلام ہوئے تھے۔ اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ تزکیہ نفس اور دیگر کمالات باطنی میں سب سے زیادہ ترقی کر گئے تھے۔ لیکن وہ ترقی یکدفعہ اور دور سے نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ وہ لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بصدق ووفاداری تمام سر آستانہ نبوی پر جا بیٹھے تھے اور بقیہ حصہ اپنی عمروں کا خرچ کر کے اور اپنے مال اور اپنی جان اور اپنی عزت اسی راہ میں فدا کر کے اس بات کے مستحق ٹھہر گئے تھے۔ کہ خداتعالیٰ کا فضل ان پر خاص ہو ایسا ہی جاننا چاہیئے کہ جب تک کوئی سچے دل اور سچی وفاداری سے فضل الٰہی کا طالب نہیں ہوتا تب تک اس کو کسی رسول سے فائدہ نہیں پہنچتا۔ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ابوجہل اور ابولہب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقارب قریبہ میں سے تھے جن کی وجود میں آنحضرت کی جدی خون کی شراکت تھی۔ لیکن پھر باوجود بعید تبلیغ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو نور رسالت سے ایک ذرہ بھی روشنی نہ پہنچی بلکہ ان پر بہ حکم آیت کریمہ **فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا**۔ اور بھی حجاب پر حجاب پڑ گئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے نہ ہوتے تو یہ یقینی امر ہے کہ ابوجہل وغیرہ کفرہ فجرہ اس انتہائی درجہ کی شرارت

ترقی نہ کرتے جو ترقی کر گئے۔ کہ واصلان الٰہی جب ظہور فرماتے ہیں۔ تو ایک ذرہ توجہ کر کے یا ایک تھوڑی سی پھونک مار کر تاریک فطرت کے آدمی کو خاک سے افلاک تک پہنچا دیتے ہیں۔ سراسر ایک غلط خیال اور فاش غلطی ہے جبکہ حق بات یہ ہے۔ کہ جو ازل سے بلائے گئے ہیں۔ وہی دعوت حق قبول کرتے اور وہی فیض سماوی سے مستفیض ہوتے ہیں۔

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب ز روم
ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبی ست

اور یہ جو آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ سید احمد صاحب کی تاثیرات باطنی عام طور پر لوگوں کے دلوں پر اثر کر گئے ہیں اور بڑے بڑے مشاہیر علماء ان کے حلقہ اطاعت میں آگئے تھے یہ تقریر از قبیل خطابیات ہے جس کے اثبات کے لئے کوئی سند صحیح یا حجت قطعی کسی کے ہاتھ میں نہیں اصل بات یہ ہے کہ جب بعض اکابر و مشائخ دنیا سے گذر جاتے ہیں۔ تو پیچھے سے ان کے سوانح اور لائف لکھنے والے بہت سی حواشی اپنی طرف سے ملا کر اور ان کے حالات کو ایک اعجوبہ کی طرح بنا کر لکھتے ہیں۔ تا وہ تصویر جو اپنے خیالات کے دخل سے وہ لوگ کھینچتے ہیں۔ لوگوں کو دلکش معلوم ہو۔ ورنہ صاف ظاہر ہے کہ وقت کے مولوی اور فقیہ کبھی کسی نبی اور رسول پر بھی ایمان نہیں لائے حضرت مسیح پر بھی ایمان نہیں لائے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان نہیں لائے! امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے ہاتھ سے بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ سید عبد القادر گیلانی رضی اللہ عنہ پر سولہ سو مولویوں نے کفر کا فتویٰ لکھا اور امام غزالی صاحب کے زمانہ میں مولویوں نے انہیں کافر ٹھہرایا سید الطائفہ حضرت بایزید بسطامی صاحب ستر دفعہ کافر ٹھہرا کر بسطام سے نکالے گئے مجدد الف ثانی صاحب پر مولوی عبد الحق صاحب دہلوی نے کفر کا فتویٰ لکھا اور ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء کے اس پر مہریں لگوائیں اور اس پر بھی بس نہ کی بلکہ شاہ وقت کو افروختہ کر کے گرفتار کرایا اور زود کوب ہوئے اور گوالیار کے قلعہ میں ایک مدت تک قید رہے۔ ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ سچے اور راستباز لوگ اپنے وقت کے مولویوں سے دکھ اٹھاتے رہے ہیں۔ غور کر کے دیکھنا چاہیے کہ سید عبد القادر صاحب کی آج کل کیسی عظمت لوگوں کے دلوں میں ہے۔ لیکن اس زمانہ میں جب مولویوں نے انہیں کافر ٹھہرایا تو برابر دو سو برس تک کسی نے ان کا نام نہیں لیا۔ الا ماشاء اللہ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ پیدا ہوئے تو انہوں نے سن سنا کر ان کے حالات اور خوارق لکھے اور ایک یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ جب کوئی ایسا زاہد و عابد خلق اللہ کو اپنی طرف بلاتا ہے جس کو بجز خاموشی و گوشہ گزینی کے اور ذکر الٰہی کے اور کوئی

خدمت منجانب اللہ سپرد نہیں ہوتی۔ اس کی محبت جلد تر دلوں میں بیٹھ جاتی ہے اور اس کے بارے میں لوگوں کو کوئی ابتلا پیش نہیں آتا۔ لیکن جب کوئی ایسا مامور من اللہ ظاہر ہوتا ہے جس کا منصب اور فرض یہ ہو کہ وہ اصلاح خلق اللہ کرے اور علما اور فقرا کی غلطیاں ان پر کھولے اور ایسے ایسے تصفیہ طلب امور کا فیصلہ کرے جن سے بڑی بڑی جھگڑے برپا ہو جائیں تو ایسے شخص کے ظہور کے وقت یہ امر ضروری ہوتا ہے کہ علما و فضلا اس کے دشمن جانی بن جائیں مثلاً دیکھنا چاہیے کہ جس قدر یہودیوں اور عیسائیوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذاتی عداوت و عناد ہے۔ وہ سکھوں کے بابا نانک سے ہرگز نہیں اس کی کیا وجہ ہے یہی تو ہے کہ بابا نانک خواہ کیسا ہی ہے - - - - - - - - - - - - - مگر اس کو یہود و نصاریٰ کی غلطیوں کی اصلاح سے کچھ تعلق و واسطہ نہ تھا اور بجز خاموشی و گوشہ گزینی کے اور کوئی اس کا کام نہ تھا۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کام کے لئے آئے کہ تا اصلاح خلق اللہ کریں اور جو جو غلطیاں لوگوں نے اپنے راہوں میں ڈال رکھی ہیں۔ ان کو ان سے متنبہ کریں سو بلاشبہ یہ طریق ایسا ہی ہے۔ جس سے نفسانی آدمی ایسے مصلح کو اپنا دشمن سمجھ لیتے ہیں اور تاریکی سے پیار کرنے والے ہرگز نہیں چاہتے۔ کہ نور کی اشاعت ہو۔ غرض اس وجہ سے جو لوگ اصلاح خلق اللہ کے لئے مامور ہو کر آتے ہیں پہلے دشمن ان کے ہر ایک گروہ کے مولوی اور فقیہ ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ گوشہ گزین زاہدوں عابدوں سے خواہ وہ ربانی ہوں یا صرف مزور ہوں مولویوں کو کچھ غرض و واسطہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی طرف رجوع کر لیتے ہیں ہمارے دیکھنے کی بات ہے کہ ہمارے اس ضلع میں ایک موضع رتڑ چھتڑ نام یا مکان شریف کے اسم سے موسوم ہے اس میں ایک صاحب امام علی شاہ نام رہا کرتے تھے مجھے معلوم ہے کہ کئی ہزار ان کے مرید تھے اور بہت سے مولوی ان کے سلسلہ بیعت میں داخل اور اس قدر اخلاق مندوہ مولوی تھے۔ کہ مزدوروں کی طرح کسی عمارت کے وقت مٹی کی ٹوکریاں اپنے سر پر اٹھاتے تھے اور نہایت خسیسہ خدمت کے کام کرتے تھے۔ لیکن باوجود اس کے جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا۔ کہ ان کا وہ تمام مجمع اس سچی روشنی سے خالی و بے بہرہ تھا جس کو حقیقت اسلام کہہ سکتے ہیں۔ اگر وہ شاہ صاحب پوری راستبازی کے ساتھ اصلاح خلق اللہ کی طرف متوجہ ہوتے تو یہ سب مولوی جو خدمتگاروں کی طرح ان کے آگے حاضر رہتے تھے کافر کافر کہہ کر بھاگ جاتے غرض مولویوں کا مجمع کسی کے گرد رہنا اس کے حقانی ہونے کی نشانی نہیں ہے بلکہ حقانی آدمی ضرور اپنے زمانے کو لوگوں سے دکھ اٹھانا ہے اگرچہ حقانی آدمی اپنے اندر تاثیرات قدسیہ رکھتا ہے۔

لیکن ان تاثیرات سے وہی لوگ متاثر اور فیض یاب ہوتے ہیں۔ جو صدق اور وفا سے سچائی کی راہ ڈھونڈتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا قدیم سے یہی قانون قدرت ہے کہ اس کو ڈھونڈنے والے ہی پاتے ہیں مثلاً ایک شہر کے قریب ایک چشمہ شیریں اور نہایت صافی اور خوشگوار موجود ہے اور بہت سے پیاسے اس چشمہ سے دور رہ کر ہر وقت اس چشمہ کو کوستے اور گالیاں دیتے ہیں کہ یہ چشمہ کیوں ہمارے منہ تک نہیں آجاتا اور ہماری پیاس نہیں بجھاتا۔ تو یہ گالیاں ان کی سراسر نادانی اور کوتاہ فہمی کے راہ سے ہیں اگر وہ اس چشمہ کے سچے طالب ہوتے تو افتاں و خیزاں اس چشمہ تک آپہنچتے اور منہ اس کے کنارے پر رکھتے تب بلاشبہ سیراب ہو جاتے۔ مگر اب اس چشمہ کا کیا گناہ اور کیا قصور ہے ایک شخص اس کے نزدیک نہیں اور اپنے منہ کو اس کے آب شفاف تک نہیں پہنچاتا اور دور بیٹھے اس کی شکایت کرتا ہے سوچنا چاہیے۔ کہ یہی مثال چشمہ حقانی آدمیوں کے متعلق ہے ایک شخص جو اپنے ایک با خدا مرشد کی منشاء کے موافق اس کے سلسلہ ارادت میں داخل نہیں ہوتا اور پوری پوری اس کی محبت اور وفاداری اپنے اندر نہیں رکھتا اور اس کے ہدایتوں کے موافق پورے جوش سے عمل نہیں کرتا اور اس کی دولت صحبت کو جیفہ دنیا پر مقدم قرار نہیں دیتا اور پھر وہ اپنے اس شیخ کی شکایت کرتا ہے کہ اس کے انوار فیض سے میں مستفیض نہیں ہوا اور اپنی اس محرومی کو اسبات کی دلیل ٹھہراتا ہے کہ اس کا شیخ افاضہ باطنی میں کمزور ہے یہ کس قسم کی کج فہمی ہے۔ کیا کوئی بیمار بغیر طبیعت کے پوری اطاعت اور پورے طور پر اس کی اطاعت میں محو ہو جانے کے بغیر کوئی فائدہ اس کی دوا سے حاصل کر سکتا ہے آفتاب اگرچہ کیسا ہی روشن اور بڑی تیز شعاعوں کے ساتھ نکلتا ہے لیکن اگر اپنے کوٹھری کے دروازے آفتاب کی طرف سے بند کر دیوے تو کیا اس کی روشنی اس پر پڑ سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ روشنی کے طالب کے لئے یہی قانون قدرت ہے۔ کہ آفتاب کی طرف کواڑ پورے طور پر کھول دیوے تا آفتاب کی کھلی کھلی کرنیں اس پر پڑیں۔ غرض فیض حاصل کرنے کے لئے یہی ایک قدیم قاعدہ چلا آتا ہے۔ کہ طالب فیض اپنے تئیں فیض قبول کرنے کے لئے ایسے صاف اور بے حجاب طور سے پیش کرے کہ کوئی مانع اور سد راہ درمیان میں نہ ہو۔ ورنہ اللہ جل شانہ بے نیاز ہے کسی کی پرواہ نہیں رکھتا اور خوارق کے بارے میں جو آپ نے لکھا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اکثر لوگ یہی طرز اور طریق اختیار کرتے آئے ہیں کہ مشائخ گذشتہ کے گذرنے اور فوت ہونے کے بعد ہزار ہا کرامات کے انبار ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں یا اپنے سلسلہ کو وہ رونق دیویں اور قواعد تحقیق و اثبات کے شکنجہ پر چڑھا کر ان کی ان دعاوی کو پرکھا جاوے تو شاید دس ہزار کرامات میں سے کوئی ایک سچی نکلے باقی خیر خواہ مریدوں کے حواشی ہی ہوں۔ دنیا میں دیانت و امانت

سالانہ رپورٹ پر ریمارک

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف صیغون کی جو سالانہ رپورٹ کانفرنس انجمن ہائے احمدیہ مین پیش کی گئی تہی۔ اگرچہ وہ تمام و کمال [illegible] نہین سنتا ہم مین سنتا اس کے بعض ضروری مضمون پر جو لسٹ سنے تھی۔ یا جن پر مجھے اس موقعہ پر ریمارک کرنا ہے۔ وہ یہ سامنے ہین۔

سب سے پہلے مین جس امر پر روشنی ڈالنا چاہتا ہون اور جسکو مین سب سے زیادہ اہم قرار دیتا ہون وہ اشاعت اسلام کا صیغہ ہے اشاعت اسلام ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کی غرض و غایت ہے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے حضرت کے حکم سے انگریزی میگزین جاری کیا گیا۔ اور یورپ اور امریکہ اور دوسرے ممالک مین اسکی کتنی ہی کاپیان مفت جاتی رہی ہین۔ اور اگر رپورٹ کا یہ حصہ مکمل ہوتا تو معلوم ہو سکتا کہ اشاعت اسلام کے اس شعبہ مین [illegible] کام ہوا ہے۔ اور ممالک غیر مین اس کے کیسے قابل [illegible] ہین۔ بہرحال جس بات پر ہمارے ناظرین [illegible] وہ یہ ہے کہ سال گذشتہ یعنی ۱۹۰۷ء مین ممالک غیر مین ۱۹۰۶ء کے مقابلہ مین

۸۰۰ رسالے

کم بھیجے گئے۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ جب مولوی انشاء اللہ خان نے رسالہ ریویو کے متعلق اشاعت اسلام کی مدمین تحریک کرنا چاہی تہی۔ اور جب ہماری پیش کردہ شرایط پر وہ اس امر پر مجبور ہوئے۔ کہ وہ اپنی تحریک کو بند کرین اسوقت قوم کو توجہ دلانے پر قوم نے اپنی عملی حالت سے ظاہر کر دیا تہا کہ وہ اس مقصد کے لئے کسی غیر کی دست نگر نہین ہونا چاہتی اور اسکی حمیت اور غیرت تقاضا کرتی ہے کہ

اشاعت اسلام

کے کام مین جہان تک ممکن ہو مالی ایثار سے کام لے۔ مگر ۱۹۰۷ء مین انجمن کا اس قابل ہونا کہ وہ ۱۹۰۶ء کے مقابلہ مین ولایت مین ۸۰۰ رسالے کم بھیجے اس قوم کے لئے موجب افسوس ہے۔ اس لئے اس کمی کی تلافی ۱۹۰۸ء مین ہو جانی چاہیے اور زر اعانت اسقدر آجانا چاہیے کہ نہ ۱۹۰۷ء کے ۸۰۰ کم شدہ رسالے ولایت مین بھیج جا سکین۔ بلکہ کم از کم

۲۵۰ رسالے زاید

بھی بھیجے جائین اس مقصد کے لئے قریباً ۱۸۰۰ روپیہ مطلوب ہوگا۔ یہ روپیہ اس زر اعانت سے سوا ہوگا جو اسوقت ان رسالون کی اشاعت مین خرچ ہو رہا ہے۔

مین یہ یقین دلاتا ہون کہ مینیجر صاحب میگزین جناب مولوی محمد علی صاحب نہایت کفایت اور پوری احتیاط سے اس روپیہ کو خرچ کرتے ہین اور مجلس کی منظوری کے ماتحت خرچ کرتے ہین۔ اس بیان سے میری یہ غرض ہے۔ کہ وہ رسالجات بغرض اشاعت اُسی جگہ بھیجتے ہین۔ جہان وہ بہت مفید اور موثر ثابت ہون۔ چنانچہ پچھلے سال انہون نے رسالجات کو ایسے مقامات پر بھیجا جہان انکو ایک سے زیادہ پڑہنے والون نے دلچسپی [illegible] اور آئندہ اس کے پڑہنے کے لئے خوشی کا اظہار کیا۔ وہان اس کا بھیجا جانا مناسب سمجھا۔ اور یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ قوم نے اسکی طرف پوری توجہ نہین کی اس لئے مجھے امید کرنی چاہیے کہ قوم اس کمی کی اس سال

"تلافی کریگی"

اور بتادیگی کہ اسے اشاعت اسلام کے لئے کسقدر جوش اور شوق دیا گیا ہے بکسر الصلیب کے لئے جو حربہ خدا تعالے نے طیار کیا ہے۔ اس کے چلانے کا فخر میگزین کو ہے۔ اور عیسویت کی شکست کا اصل محل اور مقام

یورپ و امریکہ

ہے۔ جہان سے کروڑون روپیہ اس باطل اشاعت کے لئے آتا ہے پس اگر وہان عیسویت کی اصل تصویر دکہائی جاوے اور اسکے ساتھ ہی اسلام کا خوشنما اور مقدس چہرہ دکہایا جاوے تو خدا تعالے کے فضل و کرم سے پوری امید ہے کہ وہ پیشگوئی بڑی شوکت اور جلال سے پوری ہوتی نظر آئیگی جو آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے متعلق ہے۔ نت نئے دن ہمین اس امر کا منتظر نہین رہنا چاہیے کہ قومی ضروریات کی تکمیل اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد کے پورا کرنے کے لئے

دست سوال

قوم کے سامنے دراز ہوتا رہے قوم کے دل مین قومی ضروریات کے لئے ایسا جوش اور ایسی تڑپ ہونی چاہیے کہ

وہ اسے سنہ ضروریات مین داخل کرے

جب تک یہ بات نہ ہو دوری منزل کا خیال ساتھ ہی رہیگا۔ اور آئے دن اپیل کرتے رہنا نامناسب امر معلوم ہوتا ہے کیون قوم ان لوگون کے اوقات کو دوسرے کامون کی طرف متوجہ نہین ہونے دیتی جو اسکی خدمتگذار ہین جنکے سامنے قومی خدمات کا ابہی بہت بڑا میدان واقع ہے۔ بہرحال اشاعت اسلام حضرت حجۃ اللہ کی زندگی اور بعثت کی اصل غرض ہے اور اس کے لئے

ممالک غیر مین اشاعت میگزین

ایک حربہ ہے۔ اسکے لئے بیش از پیش ہمین تیار ہونا چاہیے میگزین کی اشاعت ممالک غیر مین نہایت ہی ضروری مقصد ہمارا ہونا چاہیے۔ مین الحکم کے خریدارون کی خدمت مین یہ التماس کر سکتا ہون اور اس التماس کرنے مین مین اپنے سینہ کو دیکھتا ہون کہ وہ خدا کے فضل سے کہلا ہے کہ اگر کوئی شخص ممالک غیر کی اشاعت کے لئے صرف اس طریق سے موقع پا سکتا ہے کہ وہ الحکم بند کر دے تو مین بڑی خوشی سے اسے اجازت دیتا ہون۔ نہایت اہم ضرورت کے لئے چہوٹی ضرورتون کا کچل دینا کوئی بڑی بات نہین۔ بڑون کے لئے چہوٹون کی قربانی لازمی امر ہے مگر ممالک غیر مین اشاعت کا سلسلہ وسیع ہونا چاہیے۔ جس طرح ممکن ہو اسے بڑہاؤ۔ ہان یہ سچ ہے اس نیکی اور سابق بالخیرات ہونے مین فضیلت ہے۔ جہان کسی ایک نیکی کو چہوڑ کر دوسری نیکی کی جاوے یعنی ساری نیکیون کو اختیار کیا جاوے۔ ممالک غیر مین اشاعت کے سوال کی اہمیت اس بات سے ہی ظاہر ہے کہ میگزین کے چندہ کو حضرت اقدس نے نہایت ضروری اور اہم قرار دیا ہے۔ بہرحال کم از کم دو ہزار روپیہ اس سال اعانت میگزین مین آجانا چاہیے۔ اگر چالیس انجمنین پچاس پچاس روپیہ ہی بہیجدین تو یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ میگزین کی رپورٹ کے صیغہ مین اور ایک حصہ بہی قابل افسوس ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اردو میگزین کی خریداری مین ۱۹۰۷ء مین معتدبہ کمی ہو گئی بجائے اس کے کہ اس سال رسالہ تین ہزار تک پہنچ جاتا۔ اسکی تعداد اشاعت مین پہلے سے بہی تین سو کے قریب کمی ہو گئی۔ اردو رسالہ کا اجرا محض انگریزی رسالہ کی اعانت کے لئے ہے اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے خواہش فرمائی ہے۔ کہ کم از کم دس ہزار تو شایع ہو اس لئے اس اشاعت تک رسالہ کو پہنچانا نہایت ہی ضروری امر ہے اگر اردو رسالہ کی اشاعت اس حد تک پہنچ جاوے تو انگریزی رسالہ کے ممالک غیر مین بہیجنے کے لئے ایک معقول رقم ہاتھ آ سکتی ہے۔ رپورٹ کے موقعہ پر جب اس کمی اشاعت کا ذکر حضرت حکیم الامت نے اپنی تقریر مین کیا۔ تو اس سے متاثر ہو کر ایک نہایت مخلص اور پرجوش احمدی چودہری سرفراز خان صاحب رئیس بدوملی نے کچھ روپیہ اپنی گرہ سے دیا کہ اس کمی کو پورا کیا جاوے ہر چند اسکی تعداد بہت ہی قلیل ہو۔ مگر یہ نظیر ایک عمدہ نظیر اور قابل تقلید نظیر ہے اس موقع پر تہوڑی سی رقم اس مقصد کے لئے جمع ہو گئی تہی۔ لیکن اگر یہ سمجھا جاوے کہ میگزین کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اور فرض کا ادا کرنا ان لوگون کے ذمہ بہی ہے جو لکہے پڑہے نہین ہین تو میدنت اٹھ جاتی ہے اور بہت ہی جلد یہ تعداد جسکے لئے حضرت اقدس نے اپنا منشا ظاہر کیا تہا۔ پوری ہو سکتی ہے۔ ہان یہ بہی ضروری ہے۔ کہ ہم ان تجاویز پر غور کرلین جو رسالہ کی کثرت اشاعت کا موجب ہو سکین۔

باقی آیندہ

اطلاع۔ ۱۳ و ۲۰ فروری کا اخبار مشین کے بعض اسباب کی درستی کی وجہ سے اکٹھا ہی شایع ہوتا ہے۔

ایڈیٹر

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

بے پردہ کنیا کی ضرورت

ست دھرم پرچارک میں لالہ منشی رام نے ایک بی۔اے کی شادی کے لئے اعلان کیا ہے اس کے لئے جن صفات سے موصوف لڑکی کی ضرورت ہے ان میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ **وہ قید پردہ سے آزاد ہو**۔ یہ اشتہار آریہ سماج کی عملی ترقی کا نتیجہ ہے کئی سال گذرے میانیر کے لالہ کانو رام نے نیوگ کرنے کا اشتہار دیا تھا اب لالہ منشی رام جی نے پردہ سے بیزار لڑکی اپنے کسی دوست بی۔اے کے لئے تلاش کرنی چاہی ہے دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے سمجھنے چاہئیں کہ کوئی آریہ دھرم سے پیار کرنیوالی ایسی کنیا ہو جو ٹھنڈی سڑک پر سیر کرنے کو جا سکے اور ہر قسم کے کھیل تماشوں میں شریک ہو سکے۔ گویا پورے طور پر مردوں کے دوش بدوش چلے اور غیروں سے ملنے ملانے میں کوئی حجاب نہ ہو۔ کسی شریف ماں باپ کی ایسی آزاد لڑکی تو ملنی مشکل ہو گی لیکن اگر لالہ جی لڑکیوں کے لئے کوئی گروکل کھولدیں تو وہاں سے ایسی لڑکیاں نکل آئیں تو تعجب نہیں بہرحال لالہ منشی رام کی ہمت کی تعریف کرنی چاہئیے کہ وہ جس بات کو پسند کرتا ہے اس کے اعلان اور اظہار میں مضایقہ نہیں کرتا۔ ترقی کی اس روش میں دیکھنا چاہئیے کہ اب **نیوگ** کے اعلان بھی باضابطہ ہونے لگیں گے آریوں کو مبارک ہو +

انجمن حمایت اسلام لاہور

انجمن میں جو پھوٹ پڑ رہی ہے اس کا نتیجہ کسی صورت میں بھی مفید اور مبارک نہیں ہو گا۔ میں نے کسی گذشتہ اشاعت میں ناپسند کیا تھا کہ یہ ضد اور خود غرضی کا سلسلہ وسیع ہو۔ اب انجمن کے کاموں پر معقول نکتہ چینی شروع ہوئی ہے اور براہین قویہ کے ساتھ اس کے حسابات پر جرح ہو رہی ہے جس سے یہ لازمی امر ہے کہ مسلمانوں کو انجمن کے مالی صیغہ کے متعلق بدگمانی پیدا ہو۔ انجمن کے پاس پبلک کا روپیہ ہے اور اس روپیہ کا حساب دینا انجمن کا فرض ہے۔ انجمن کے تازہ رسالہ ماہ جنوری ۱۹۰۸ء میں ایک اور ریلے وفوفی کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کو پڑھکر معلوم ہوتا ہے کہ شاید انجمن والے لوگوں کو بالکل بیوقوف ہی یقین کرتے ہیں چنانچہ صفحہ ۶ پر یہ سطریں قابل غور ہیں :-

"انجمن کے کاموں میں گہری دلچسپی لینے والے قومی ہمدردان اور ایڈیٹران اخبارات کی خدمت میں بھی ادب سے گذارش ہے کہ وہ پہلے سب ملکر اس انجمن کی ضروریات کے بہم پہنچانے کا بندوبست فرماویں اسکے بعد اُسکے نقایص رفع کرنے پر آمادہ ہوں کیونکہ اس قومی کام کا پورے اطمینان سے چلانا اسی وقت ممکن ہے جبکہ اس کے سرمایہ کا مستقل اور مستحکم طور پر بندوبست ہو جاوے گا"

کیا اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انجمن یہ چاہتی ہے کہ اسے بے حساب روپیہ دیا جاوے۔ انجمن کو تو چاہیئے کہ اس سے پہلے کہ وہ روپیہ کے لئے اپیل کرے اور ان نقصوں کو دور کرے جن کی وجہ سے کسی کو روپیہ دینے میں مضایقہ ہو۔ انجمن کے کارکن اگر اس کے خیر خواہ ہیں تو ان نقایص کو فوراً دور کردیں جن کی طرف انھیں اخبارات کے ذریعہ متوجہ کیا جا رہا ہے۔ ابھی یہ پھوڑا ایک رہا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ ناسور بن کر بہنے لگے اور انجمن کے جسم کو سخت نقصان پہنچے۔

من از ہمدردی ات گفتم تو ہم خود فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہوشیار ے

جدید قانون مطابع

شوریدہ سر اخبارات کی مغویانہ تحریروں نے گورنمنٹ کو متوجہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کسی جدید قانون مطابع کے ذریعہ اس طوفان بے تمیزی کا تدارک کرے کہا جاتا ہے یہ قانون گورنمنٹ کے سامنے ہے غور طلب باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اخبارات کے ایڈیٹر مجسٹریٹ کے روبرو ایک خاص فارم پر دستخط کرلے اور اس کے ساتھ ہی ایک معقول ضمانت دینے پر مجبور کئے جائینگے اس تجویز کا منشا ان آدمیوں کے روکنے کا ہے جو اخبار کی سٹیج پر کٹھ پتلیوں کی طرح نظر آتے ہیں حالانکہ تماشا کرنے والے پردہ کی آڑ میں ہوتے ہیں۔ یہ تجویز بھی درپیش ہے کہ پولیس کو اختیار دیا جائے کہ وہ اُن چھاپہ خانوں کو ضبط کرے جو باغیانہ مضمون کی اشاعت کریں۔ حکام کا خیال ہے کہ جب تک پولیس کو اس قسم کے اختیارات نہیں دیئے جائینگے باغیانہ مضامین کے تدارک کی کوششیں فضول ہوں گی۔

ابھی تک اس قانون کے متعلق کوئی رائے زنی نہیں ہو سکتی مگر اس میں کوئی کلام نہیں کہ اگر اہل مطابع اور اخبارات پر کوئی سختی ہوئی۔ تو اس کے ذمہ وار اور جوابدہ ہمارے وہ ہم عصر ہیں جن کی شوریدہ سری اور خود پسندی دوسروں کے لئے بھی مصیبت اور آفت کا موجب ہوئی۔ قومی خدمت اور ملک کی نفع رسانی مغویانہ تحریروں میں سمجھنا سراسر حماقت اور قومی نکبت کی دلیل ہے۔ جس ملک کی بھلائی خود غرضی اور محسن کشی میں سمجھی جاوے اس سے بڑھکر بدنصیب کون سا ملک ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ ملک میں **مغویانہ لٹریچر** کو روکنے کی ازبس ضرورت ہے مگر اس کے لئے شاید ایسا سنگین اور شدید قانون بیدلی پھیلانے والا ہو۔ میں **مخزن** و **معصر** زمیندار کے ساتھ متفق ہوں کہ یہ کام خود پریس ہی کے ذمہ رکھا جاوے اور ہر ایک صوبہ کی پریس ایسوسی ایشن قائم ہو کر ان باتوں کا تدارک کرے۔

بہرحال ہم کسی کا کیوں شکوہ کریں پریس پر یہ مصیبت خود پریس کی پیدا کردہ ہے۔ تاہم گورنمنٹ کے انصاف سے امید ہے کہ وہ اس امر کو بخوبی دیکھ لیگی کہ جو اخبارات ملکی معاملات پر توجہ ہی نہیں کرتے بلکہ وہ قومی یا مذہبی اصلاحات کے مشن کو لیکر جاری ہوتے ہیں اُن کے ساتھ خاص مراعات کیجاویں۔ یہ طریق بھی ملک کے پریس میں موجب اصلاح ہو گا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ

رموز مصلحت ملک خسرواں دانند

سالانہ کھیلوں کا مقابلہ

جنوری کی آخری تین تاریخوں میں ضلع گورداسپور کے مڈل سکولوں اور ہائی سکولوں کا کھیلوں کا مقابلہ ہوا۔ بابو سوہن لال ڈسٹرکٹ انسپکٹر گورداسپور مینیجر تھے ہر چند انھوں نے اپنے فرض منصبی کو پوری قابلیت اور محنت سے ادا کیا تاہم بعض لوگوں کو انتظامی امور میں وجہ شکایت تھی۔ میرا اپنا خیال ہے کہ اس کی وجہ انکے لئے کافی مددگاروں کا نہ ہونا ہو سکتی ہے تاہم وہ شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اپنے فرض کو خوبی سے ادا کیا۔ طالب علم اس آرام کو حاصل کرنا چاہتے تھے جو انھیں بٹالہ میں ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی سکول کی توجہ سے ملا تھا۔ اور جس کی قدر اس سال معلوم ہوئی۔ بہرحال کھیلوں کے اس مقابلہ میں گورداسپور ہائی سکول کی ٹیم کرکٹ میں اور قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم نے فٹ بال میں کل ضلع کے ہائی سکولوں کو جیتا۔ اور انعام حاصل کیا۔ مجھے یہ بھی افسوس سے ظاہر کرنا پڑا کہ اس مرتبہ جبکہ گورداسپور کی ٹیم بری طرح فٹ بال میں ہار گئی تو اس نے اپنے طرز سلوک کا ایسا پہلو بدلا جو قابل اعتراض تھا اور قریب تھا جو مقابلہ پارٹی ہم مقدمہ ہو مگر انسانیت اور اخلاق کے بہترین تربیت یافتہ بچے تعلیم الاسلام کی عزت کو قائم رکھنے والوں نے اس سب و شتم کی ذرا بھی پروا نہ کی جوان کو کہا گیا اور پورے حوصلہ اور استقلال کیساتھ اس صبر اور برداشت کا ثبوت دیا جو انھیں سکھایا جاتا ہے میں اس مقابلہ میں عام بٹالہ کے ہائی سکول کے طلبہ کی اخلاق کی نسبتاً تعریف کرونگا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک چھوٹے سے بچے کو جو عمدہ [illegible] ثابت ہوا تھا دیکھکر از بس خوش ہوئے مناسب موقع [illegible] صاحب پلیڈر گورداسپور نے طالب علموں کو نصیحت کی اور بتایا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کا شکرگذار ہونا چاہئیے جسنے تعلیم کے عام کرنے میں فیاضی سے کام لیا ہے اور جو ہماری جسمانی حالت اور صحت کی نگہداشت کے لئے کھیلوں اور ورزشوں کے صیغہ میں ہر طرح ہمارے حوصلے بڑھاتی ہے اور طالب علموں کو منع کیا کہ وہ ایسے مجمعوں اور جلسوں سے بالکل الگ رہنا چاہئیے جو پولیٹیکل ہوں کیونکہ پولیٹیکل جلسوں کی شمولیت تعلیمی مقاصد سے الگ لیجاتی ہے یہ نصیحت بہت ہی قابل قدر تھی بعد میں صاحب ڈپٹی کمشنر کے نام پر جوشی سے چیئرز دیئے گئے۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسے جلسے طالب علموں میں اخلاق۔ ایثار اور خود ضبطی کا مادہ پیدا کرنیوالے ہونے چاہئیں اور استاد اس مقصد کو مدنظر رکھیں گے تجویز ہوا ہے کہ آیندہ سال بٹالہ میں یہ مقابلہ ہو گا اور فی الحقیقت بٹالہ اس مقصد کے لئے موزوں بھی ہے جہاں ۳ ہائی سکول ہیں اور قریباً مرکز میں واقع ہے۔ اس مقابلہ کو زیادہ مفید بنانے کی سعی کرنی چاہئیے۔ تعلیم الاسلام سکول کے بچے جہاں اخلاق اور تربیت میں قابل تعریف [illegible]

[illegible]

خبروں کا گلدستہ

(دنیائے اسلام کی خبریں)

حجاز میں ہیضہ پھوٹ پڑنے کی وجہ سے جو اشیاء حجاج وہاں سے اپنے ہمراہ لائینگے وہ ترتیب کے قرنطینہ میں تلف کر دی جائیں گی البتہ جو اشیاء ڈس انفیکٹ کرنے سے پاک ہو سکیں اُن سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جائے گا۔

مصر کے مجوزہ قومی کالج میں محکمہ اوقاف کی آمدنی سے ۵ ہزار پونڈ سالانہ کی امداد خدیو مصر نے منظور کی ہے۔

حکومت ٹیونس نے ایک اعلیٰ افسر کو بدیں غرض مصر کو روانہ کیا ہے کہ وہاں کی زراعتی اور مالی حالت کی تحقیقات کرے اور واپس آکر اپنے تجربہ سے ملک کو مستفید کرے۔

بلاد عثمانیہ میں شکرسازی کے کارخانے قائم کرنے کے لئے ایک کمپنی باب عالی سے اجازت طلب کر رہی ہے کہ ایسے کارخانے قائم ہونے کی صورت میں باہر سے شکر منگانے کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ اس وقت ممالک خارجیہ سے ٹرکی میں قریباً ۲۰ لاکھ پونڈ کی شکر ہر سال آتی ہے۔

باب عالی نے حکم دیا ہے کہ ایک لاکھ پونڈ کے گیہوں خرید کر کاشتکاروں میں تقسیم کئے جائیں اب تک ستر ہزار پونڈ اس پر خرچ ہو چکا ہے۔

تین قبایل کے آدمیوں نے دارالبیضاء (مراکو) کے شمال میں فرانسیسی فوج پر حملہ کیا مگر چار گھنٹہ کی جنگ کے بعد پسپا ہوئے فرانسیسی سپاہ کے چھ آدمی زخمی ہوئے۔

تبریز کے پیغامات سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی سپاہ سالار نے شہزادہ فرمانفرما کو حکم دیا تھا کہ مقام سوج بلاک کو خالی کرو۔ کیونکہ یہ ترکی علاقہ ہے چنانچہ شاہزادہ کو مجبوراً وہ مقام خالی کرنا پڑا۔ اور ترکی فوج بسرکردگی جنرل فرید پاشا جھنڈے لہراتی ہوئی داخل ہوئی۔

متفرق خبریں

ٹرانسوال ہندیوں کے متعلق ایک نقشہ شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰۰ ہندوستانی رعایا برطانیہ جیل خانہ میں ہیں ۱۲۰ کو ملک بدر ہونے کا نوٹس مل چکا ہے اور ۲۰ خلاف ورزی احکام کے لئے عنقریب عدالت میں پیش ہونے والے ہیں اہل چین سے تین جیل خانہ میں ہیں اور ۷۳ کو ملک سے نکل جانے کی اطلاع مل چکی ہے ۳ فروری تک ان سب کے جیلخانہ میں ہونے کی خبر ہے مزید گرفتاریاں عمل میں آنے کا اندیشہ ہے ان میں برٹش انڈین ایسوسی ایشن۔ حمیدیہ اسلامک سوسائٹی اور چائنیز ایسوسی ایشن کے تمام اہلکار شامل ہیں۔

بقول نامہ نگار دہلی ٹیلیگراف تازہ خبر ہے کہ گورنمنٹ ٹرانسوال نے از سر نو اس مسئلہ پر غور کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور جدید قانون پر جو اعتراض کئے گئے ہیں اُن پر غور کرنے کے لئے سوپریم کورٹ کا ایک جج مقرر ہوگا اور اس قسم کا قانون وضع کیا جائے گا جو ہندوستانیوں کو ناگوار نہ ہو اس وقت تک موجودہ ایکٹ کا نفاذ ملتوی رہے گا۔

حضور ملک معظم اور ملکہ محترمہ ماہ فروری میں ڈنمارک اور ناروے کی سیر کو تشریف لے جائیں گی۔

سکھ ایجوکیشنل کانفرنس کا جلسہ گوجرانوالہ میں ۱۸ و ۱۹ اپریل کو قرار پایا ہے۔

سرکاری دفاتر میں محرم کی تعطیلیں امسال ۱۰ تا ۱۲ فروری کی بجائے ۱۱ سے ۱۳ فروری تک ہوگی۔

یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے ریاست ہلکر کا سررشتہ ڈاک سرکاری محکمہ سے ملحق ہو جائے گا۔

امرتسر اور سہارنپور کے درمیانی حصہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر گاڑیوں کی آمدرفت میں سہولیت پیدا کرنے کے لئے اور اندیشہ تصادم کو رفع کرنے کی خاطر عنقریب بجلی کی پیٹنٹ تختیوں کا رواج ہونے والا ہے ان تختیوں کی مدد سے دو ٹرینوں کا ٹکرا جانا قریباً بالکل ناممکن ہے یہ آلہ ابھی ابھی ولایت میں ایجاد ہوا ہے اور ہندوستان کی دوسری ریلوں پر بھی تجربہ ہو رہا ہے۔

لاہور کی موجودہ چند دوکانوں کے علاوہ پنجاب ہندو سبھا لاہور نے بھی غرباء کو دس سیر فی روپیہ آٹا دینے کا انتظام کیا ہے۔

انجمن حامی تعلیم صنعت وحرفت بنگال نے غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے امسال قریباً ۸۰ طلباء کو بھیجنے کا ارادہ کیا ہے اُن میں سے ۴۳ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو جائیں گے ۱۵ جاپان کو ۱۵ انگلستان کو اور ۵ سوئٹزرلینڈ اور فرانس کو۔

ابھی سر ڈینزل ایبٹسن غالباً اپریل تک اپنے عہدہ لفٹنٹ گورنری پنجاب کا چارج نہیں لے سکینگے اور بدستور جناب سر واکر گارڈن کام کریں گے۔

ہندوستان کے پریذیڈنسی بینکوں کی طرز پر گورنمنٹ بڑودہ بھی اپنی ریاست میں ایک عظیم الشان بینک قائم کرنے والی ہے۔

لاہور میونسپلٹی اصلاح شہر کے لئے چودہ لاکھ روپیہ قرض لینا چاہتی ہے۔

ضلع گورداسپور کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر میجر ہی ٹامسن صاحب ریاست ہائے پھلکیاں کے پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے۔

اعتدال پسندوں کی نئی پولیسی نہایت خطرناک ہے وہی لیڈر جو پچھلے سال مسٹر مارلی وزیر ہند کے مفروضہ مظالم کا شور مچاتے تھے اب کہتے ہیں کہ ہم مسٹر مارلے کے جھنڈے کو اپنے سروں پر جگہ دیں گے۔

کوپن ہیگن کی بین الاقوامی کانفرنس میں پنجاب کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار اور پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور بطور ڈیلیگیٹ جائینگے۔

گورنمنٹ پنجاب نے حکم دیا ہے کہ سرہند بسی کی موجودہ موٹو ریلوے لائن کو بڑھا کر مورنڈہ ضلع انبالہ تک توسیع دی جاوے اور چھ ماہ میں یہ لائن بالکل طیار ہو کر گاڑیوں کی آمدرفت کے قابل ہو جاوے۔

گورنمنٹ بنگال نے تیس روپیہ تک کی تنخواہ کے تمام سرکاری ملازموں کو ۳ ماہ مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۸ء تک غلہ کا الونس دینا منظور کیا ہے۔

لاٹ صاحب صوبجات متحدہ کی صدارت میں قیام قحط فنڈ کے لئے جو جلسہ لکھنؤ میں ہوا اُس میں ہزہائنس نواب صاحب رامپور نے ۲۰ ہزار دیا جلسہ میں کل چندہ کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار تک پہنچ گئی۔

ایوان تجارت بنگال نے ریلوے کے ادنے درجہ کے ملازمین کو رخصت ستانی کے متعلق ریلوے بورڈ کو توجہ دلائی۔

کمیشن تقسیم اختیارات کے سامنے کلکتہ میں بعض سربرآوردہ اہل کانگرس کی بھی شہادت ہوگی تازہ خبر ہے کہ گورنمنٹ کے سکرٹریوں کی ماہ اپریل تک شہادت نہ ہوگی۔

میمن سنگھ کے مجسٹریٹ نے تمام ضلع میں حکم نافذ کیا ہے کہ (۱) اگر کسی گاؤں میں کسی قسم کے مال واسباب کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی جھگڑا پیدا ہو یا (۲) کسی قسم کا پولٹیکل جلوس بنایا جاوے یا (۳) کوئی شخص پولٹیکل شورش یا فروخت مال واسباب کے متعلق ممانعت کرنے کی غرض سے گاؤں میں آئے تو اس گاؤں کا نمبردار ایسے واقعہ کی نزدیک کے تھانہ یا عدالت میں اطلاع دے۔

سوم گورکھا رائفلز کو ملک معظم نے کوین الیگزینڈرا ازاون کے لقب سے نامزد کیا۔

پشاور میں ایک خطرناک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو مسلح تھے۔

جی آئی پی ریلوے ورکشاپ کی ہڑتال کا خاتمہ ہوا۔ انکے مطالبات منظور کئے گئے اور تکلیفات کو رفع کرنیکا وعدہ کیا گیا۔

دارالامان کی خبریں

۱- اس ہفتہ میں اچھی بارش ہو گئی ہے جس سے فصلوں میں تر و تازگی پیدا ہو رہی ہے خدا کا فضل ہے۔

۲- چیچک کی بیماری نے بچوں کو تکلیف میں ڈالا مگر خدا تعالیٰ کے محض فضل سے مہلک نہ تھی۔

۳- ۳ فروری ۱۹۰۸ء کی شام کو حضرت مولوی غلام حسین صاحب لاہوری امام مسجد گمٹی کی لاش دارالامان میں پہنچی جسکو لاہور کی جماعت نے بڑے اکرام اور احتیاط کیساتھ یہاں پہنچایا۔ ۴ فروری ۱۹۰۸ء کی صبح کو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی صاحب موصوف کا جنازہ پڑھا۔ اور جنازہ کو کندھا دیا۔ خوش نصیب مولوی غلام حسین صاحب کے کہ جن کو خدا کا برگزیدہ مامور اور مہدی اپنے کندھے پر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے دیر تک نماز جنازہ میں دعا کرتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف مقبرہ بہشتی میں داخل ہوئے۔ یہ پہلے بزرگ ہیں جو قادیان سے باہر فوت ہو کر دارالامان میں دفن ہوئے۔ مولوی صاحب کی وفات کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ دوسری جگہ درج ہے۔

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شائع ہوا